REGISTRED L No. 89.

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء | نمبر ۴۷

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن ۵ر
۲- اصلاح اخلاق ۴ر
۳- اصلاح حفظان صحت ۱ر
۴- اصلاح زراعت ۱۰ر
۵- افلاس ہند اور اُس کی تردید ۱ر
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر
۷- بچوں کی پرورش ۶ پائی

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ ہیں۔ چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں بلکہ ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح ۱ر
۲- خدائے اسلام ۲ر
۳- ینابیع القرآن ۳ر
۴- الکفارہ ۱ر
۵- بائبل یا قرآن ۱۰ر
۶- مسیح ابن اللہ ۲ر
۷- اثمار شیریں ۴ر
۸- میزان الحق ۴ر
۹- کشف القرآن ۶ر
۱۰- الکنڈی ۱۲ر
۱۱- عقائد اسلامیہ ۱۰ر
۱۲- آئینہ قرآن ۶ر
۱۳- دین اسلام ۱ر
۱۴- ینابیع الاسلام ۸ر

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئی ہیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی بشر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر
۲- سپیروائے ۶ر
۳- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر
۴- وشنو کے دس اوتار ۲ر
۵- رشیوں کا آبائی وطن ۲ر
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت ۲ پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر
۸- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی

۹- ویدک تصنیفات ۱/۸
۱۰- ویدوں کی دیوتاپرستی ۳ پائی
چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور ان سے پوری واقفیت حاصل کرے +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن ۸/ ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ /۸
۴- روح سے معمور زندگی /۴
۵- طریق دعا /۴
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے /۴
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات /۴
۸- القاب مسیح /۴
۹- اوراد سیرت المسیح /۸
۱۰- راحت القلوب /۲
۱۱- مسیح کے خاص دوست /۸
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں /۴
۱۳- انجیل داؤد /۲
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۹ پائی
۱۵- خانداني فرائض۔ سہو ۱۳ رومن ۸/
ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپ کے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور اُن کا مطالعہ کیجئے خاصکر خانداني فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ڈیلیگی) عہ
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) ۱۲/
۳- حیات پولس /۴
۴- تاریخ مذہب /۸
۵- تاریخ روم /۸
۶- تاریخ مصر /۸
۷- مرقع روس /۸

۸- یروشلم کے آخری ایام ۳/
۹- سکندر اعظم ۲/
۱۰- یونانی تواریخ ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات ۲/
۱۳- چارلس- ایچ- سپرجن کی سوانح عمری ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری ۳/
ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہو سکتا ہیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹر ہشی - ایک چینی پاسٹر /۶
۲- مارکو پولو /۸
۳- انگلستان کے خانگی حالات /۶
۴- روضتہ الکبرا /۶
۵- سیر ہند - معہ تصویریں عہ
۶- شہید ان کارتھج /۱۲
۷- حالات جاپان ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان /۴
۹- رانبس کروسو /۱۲
۱۰- طیطس رفیق صلیب /۸
۱۱- رامپال سنگھ رومن /۸
۱۲- رامپال سنگھ اردو /۴
۱۳- تلاش حق اردو /۴
۱۴- تلاش حق رومن /۶
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات /۶
۱۶- سورج پرکاش ۶/ و ۱۲/
۱۷- عزت بیشبال ۵/ و ۸/
۱۸- چندر لیلا ۲/ و ۶/
۱۹- ابن محمود /۸
۲۰- زرین ملک کی تلاش /۸
۲۱- شعاع نور- اول و دویم حصہ /۵
۲۲- چھلنی اور کرونا /۴

۲۳- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲/
۲۴- تارا کا حال ۱۴/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم عہ
۲۶- کلیاں اور دلیا /۲
۲۷- فوز العظیم /۲
۲۸- دولت لازوال /۸
یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور اُن کے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہی +
خانداني لائبریری کے لائق ہیں اور سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں بلکہ ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں +

متفرقات

۱- معجزات مسیح عہ
۲- واعظین از مسیحی تین جلدیں عہ
۳- نجات کی تعلیم ۱۲/
۴- تنویر الاذہان فی فصاحت القرآن /۸
۵- اگسٹن کے اقرارات عہ
۶- عیسائی مسافر تصویر دار ۸/ عہ
۷- راہ زندگی ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن /۸
۹- گنجینہ اسلام /۸
۱۰- دین حق کی تحقیق /۳
۱۱- کشف الحقائق /۸
۱۲- خدا کی ہستی ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح /۸
۱۴- حیات مسیح ۱۲/
۱۵- بائبل کا الہام ۸/ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ و حکومت /۸
۱۷- راہ نجات /۴
۱۸- عہد جدید /۸
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ /۴
۲۰- مشاہیر عالم /۴
۲۱- ہند میں گورنمنٹ /۱
۲۲- دو سوال- ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی /۳
۲۳- شادی کی بابت /۱
۲۴- تاریخ طاعون ۶ پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی- یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

جمعہ۔ لودیانہ۔ ۲۵ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

اخبار لنڈن گزٹ خبر دیتا ہے کہ بادشاہ جارج کی تاجپوشی کی رسم ۲۲ جون کو منائی جائیگی۔

بادشاہ سلامت نے ایک پروانہ جاری کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دسمبر مہینے کی ۲۰ تاریخ کو ٹکیس میں چھٹی ہوا کریگی۔

ہمارے بادشاہ پریوی کونسل کی ایک میٹنگ میں حاضر تھے جبکہ لارڈ مارلے نے سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا کے کام کو لارڈ کریو کی سپردگی میں دیا۔

کہا جاتا ہے کہ پینانگ میں سرکار نے ایک چینی آدمی بنام سنیا تھوں کو لعنت و ملامت کی ہے کیونکہ اُس نے پینانگ میں درس دیا کہ چینیوں کو اپنے ملک میں بلوہ کرنا چاہیے۔ یہ شخص آگاہ کر دیا گیا ہے کہ اگر آئندہ کو ایسا کریگا تو وہ سختی اُٹھائیگا۔

بنگلور کے سینٹ جوزف کالج کے بہت سے طالب علم اکسکرشن کو سیر کے واسطے گئے تھے اور نگرانی کے واسطے اُستاد بھی ساتھ تھے۔ لیکن کسی غفلت سے جبکہ کچھ لڑکے ایک تالاب میں نہانے گئے۔ اُن میں سے ایک لڑکا نام مارشل ڈوب گیا تمام کالج پر رنج چھایا ہوا ہے۔

رائے بہادر پنڈت نند لعل پر جو کہ سینٹرل انڈیا کے ایجنٹ گورنر جنرل کے نائب ہیں ایک شخص نے تلوار سے حملہ کیا جبکہ آپ سرسے تھے ایک نوکر جو کہ آٹھ برس سے آپ کے پاس تھا گرفتار کیا گیا ہے زخم جو کہ سر اور کاندھے پر تھے کرنل رابنس ریذیڈنس کی کوششوں سے اچھے ہوتے جاتے ہیں۔

رائٹر قسطنطنیہ سے خبر دیتا ہے کہ ہیضہ بہت زور کے ساتھ وہاں پھیلا ہوا ہے۔ سب سے خرابی کی بات یہ ہے کہ افواج کے درمیان یہ مہلک بیماری پھیل گئی ہے۔ سمرنا۔ بیروت۔ ایڈریانوپل۔ تنزلا اور دوسری جگہوں میں بھی یہ بیماری پھیلتی جاتی ہے۔

نیویارک کے گورنر کے چنے جانے پر لوگ بڑی بڑی بازیاں لگاتے ہیں تخمینہ کیا جاتا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ صرف ایک ہی مقام پر بازیوں میں لگایا گیا ہے اور اُس میں زیادہ تر مسٹر ڈکس کے چنے جانے کی تائید میں ہے۔

کلکتہ کی ایک سڑک پر ایک گاڑی میں جس پر بھوس لدا ہوا تھا۔ آگ لگ گئی اور عجیب ماجرا نظر آیا بیل تھے تو خوف زدہ ہو گئے کہ خوش قسمتی سے گاڑی سے علیحدہ ہو کر بھاگ نکلے پیشتر اسکے کہ آگ بجھائی جاوے۔

ٹوکیو میں ۲۰ جاپانی جو کہ شاہنشاہ کو قتل کرنے کی بندش میں گرفتار کئے گئے تھے۔ اجلاس کے سامنے مجرم ٹھہرائے گئے اور پھانسی کی سزا کا حکم پا چکے ہیں۔

مڈانڈیا کنونشن جو بمقام جبلپور میں فراہم ہوئی ہے اس میں ۹ مختلف مشنوں کے ڈیلیگیٹس اور مسیحی حاضر تھے اور اسکی رونق بہت اچھی تھی۔

ضلع فرید پور کے ایک گاؤں نشری سر میں ۸ نومبر کی رات کو سخت ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو بندوقوں اور برچھیوں سے مسلح تھے۔ انہوں نے ۴ مکانوں سے ۳۰ ہزار روپے سے زیادہ کا مال لوٹ لیا۔ پولیس ڈاکوؤں کی تلاش میں سرگرم ہے۔ لیکن اب تک کوئی گرفتار نہیں ہو سکا۔

علیگڈھ کالج میں تین نئے پروفیسروں کا تقرر ہوا ہے۔

معزول سلطان عبد الحمید خاں کی نسبت خبر آئی ہے کہ وہ سخت علیل ہیں۔ خدا انہیں صحت عطا فرماوے

ڈیوک آف کناٹ جو کیپ ٹون میں بحیثیت قائم مقام حضور ملک معظم گئے ہیں لوگوں کے دل میں آپ کا خاص اعزاز و اکرام ہے

لارڈ کریو وزیر ہند نے ۸ نومبر کو پریوی کونسل کے اجلاس میں حضور ملک معظم کے روبرو لارڈ مارلے سے چارج لیا۔

ایران کے معزول شاہ وائنا پہنچ گئے۔ جہاں ہفتہ بھر ٹھہرینگے۔

قسطنطنیہ میں ہیضہ پھیلگیا ہے۔

جہاز کروستا کی تباہی سے ۲ ملین نقصان ہوا ہے

لارڈ کچنر سیاحت مصر کے لئے روانہ ہو گئے۔

لنڈن میں تاجپوشی کی تاریخ ۲۲ جون سنہ ۱۹۱۰ء مقرر ہوئی ہے۔

فرانس کی بحری جنگی نے مسٹر ونور کا ہوائی جہاز گرفتار کرکے ۳۰ پونڈ جرمانہ طلب کیا۔

چین میں تین سال تک پارلیمنٹ دئیے جانیکا اعلان ہوا ہے

اڈیٹوریل نوٹس

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا

اس عنوان کے متعلق ہمعصر بدر قادیانی مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ع میں اُس کا اڈیٹر صاحب ۵ کالم سے زیادہ کا ایک مضمون شایع کرتا ہے جسمیں وہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ کوئی اختلاف قرآن میں نہیں ہے۔ یہ مضمون شام چراسی آریہ سماج کے منتری کی تردید میں لکھا گیا ہے اُس میں تمہیدی دس باتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن اختلاف سے خالی ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) قرآن میں کوئی ایسا حکم نہیں جو دنیا کے کسی راستباز کسی سچے ہادی کی ہدایت کے خلاف ہو۔ (۲) عملی پہلو میں بھی اختلاف نہیں قرآن مجید شفا و رحمت ہے اب جس نے اُس پر عمل کیا ایسا ہی پایا۔ (۳) سائنس اور علوم حقہ کے خلاف بھی نہیں ہیں۔ فلاسفروں کی تحقیق میں باہم اختلاف ہوتا ہے مگر انبیا میں ہرگز نہیں ہوتا (۴) قرآن مجید کا نزول ۲۳ سال رہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف مراحل طے کئے مگر عسر یسیر مصیبت۔ آرام۔ حکومت محکومیت میں ایک ہی شوکت طاقت قوت کیساتھ اپنے دعوی پر قایم رہے۔ (۵) مختلف مذاہب مختلف قوموں سے سابقہ پڑا۔ مگر قرآن کریم کی تعلیم ایک ہی طرز پر قایم رہی (۶) جو پیشینگوئی کی ہے وہ پوری نکلی (۷) جو اسباب قرآن مجید نے کسی چیز کے حصول کے بتائے ہیں ان میں بالکل تخلف نہیں (۸) ہر زمانہ میں ہر ملک میں اسکی تعلیم پر عملدرآمد ہوسکتا ہے (۹) تاریخ صحیح مشاہدہ صحیح تجربہ صحیح کے مخالف نہیں (۱۰) اصول و ارکان اسلام ایسے مستحکم ہیں کہ اسلام کے تمام فرقے ان پر متحد ہیں۔

ہم نفس مضمون پر طول بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں کیونکہ شاید منتری آریہ سماج اس کا خود جواب دینگے مگر اس تمہیدی بیان پر صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ یہ دس باتیں جو اڈیٹر صاحب نے پیش کی ہیں کسی طرح بھی ثابت نہیں ہوتیں بلکہ ایک ایک پر اعتراضات ہوسکتے ہیں مختصراً عرض ہو کہ

(۱) قرآن کے بعض احکام ایسے ہیں جو راستباز اور سچے ہادی کی تعلیم نہیں ہوسکتے مثلاً جہ کرنا کثرت ازدواج متعہ وغیرہ۔ پر اختلاف سے اسکو کیا تعلق؟ (۲) عملی پہلو میں دیکھو اختلاف کی وجہ سے ۷۲، بلکہ اس سے بھی زیادہ اسلام فرقوں میں کیسا بٹا ہوا ہے؟ (۳) اختلاف انبیا تو صاف پایا گیا جبکہ توریت اور انجیل کے نبیوں کی تمام باتوں کو بالائے طاق رکھکر صرف قرآن کے راگ گاتے جاتے ہیں۔ بعض باتوں میں تو سائنس کا بھی اختلاف ہے (۴) دعووں کو دیکھو تو معلوم ہوگا کہ شروع سے ایک نہیں رہے پہلے کچھ تھے اور بعد زور پکڑنے سے بڑھتے گئے۔ تاریخ محمدی کا ملاحظہ کرنے سے پتہ لگتا ہے (۵) تعلیم کا ایک طرح پر قایم رہنا دوسری بات ہے اس سے اختلاف کا عدم نہیں ہوتا۔ اختلاف تو تعلیم میں ہے اُس کے قایم رہنے سے اس کا کوئی ثبوت نہیں نکلتا (۶) ایک بھی پیشینگوئی نہ ہوئی اور نہ پوری نکلی اگر ایسا ہو بھی تو اختلاف سے اس کو کیا واسطہ؟

(۷) اس کا ثبوت تو اب کیونکر ہوسکتا ہے روز حشر میں پتہ لگیگا کہ آیا وہ مدعا حاصل ہوا کہ نہیں ابھی تو کچھ پتہ معلوم نہیں ہوسکتا۔ ہاں دنیاوی باتوں سے اگر مطلب ہو تو دوسری بات ہے (۸) اسکا ثبوت بھی مشکل ہے ہر زمانہ و ہر ملک میں اس کی تعلیم پر عملدرآمد نہیں ہوسکتا۔ قرآن کی تعلیم اور اس کے بعض اصول ایسے ہیں کہ جو صرف اس ہی ملک میں پورے ہوتے ہیں دوسرے ملکوں میں ان کا پورا ہونا مشکل ہوتا ہے ہم بخوف طول اس کا بیان اس موقعہ پر نہیں کرسکتے بشرط فرصت پھر کبھی دکھلا سکتے ہیں۔

(۹) اس کا بھی ثبوت ذمہ اڈیٹر ہے آپ تو بیشک صحیح مانیں لیکن اس کے مخالفوں کے سامنے صدہا ہزارہا اعتراضات موجود ہیں جو پیش کئے جاتے ہیں۔ (۱۰) اسلام کے تمام فرقے آپس میں بالکل اصولوں پر متفق نہیں ہیں اور اسی وجہ سے اتنا اختلاف اور تفرقے نظر آتے اور بیشمار فرقے بندیاں ہو رہی کہ جسکا شمار ہر صدی بڑھتا جاتا ہے۔

ہمعصر افغان مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۹۱۰ع میں مخزون نامے ایک نامہ نگار کا مضمون چھپا ہے جس میں راقم مضمون نے نہایت دلخراش لفظوں میں علماء اسلام کی حالت کا نقشہ اُتارا ہے اور بتایا ہے کہ وہ کس طرح سے لوگوں کا نقصان کرتے اور بیجا فائدہ اُٹھاتے اور شرارہ بالعصبانہ آمین بالجہر۔ رفع یدین اور فاتحہ خلف امام پر ہوتے ہیں اور آخر کار ذیل کے فقرے لکھتا ہے کہ مخلوق خدا پر رحم کرو۔ تاکہ خدا تم پر رحم کرے۔ اے مولوی صاحبان خدا را اس کا نام ہوکر اپنے مسلکوں کو چھوڑو اور قوم اور غریب مسلمانوں کے فائدے میں غور کرو تم خدا کے ہو جاؤ تاکہ خداوند عالم تمہارے لئے رزق کے سامان نکالدے۔ ہم کو یہ مضمون پڑھکر بہت سی باتوں کی طرف جواب عام مسلمانوں میں رواج پائی ہوئی ہیں غور کرکے یہ کہنا کچھ بیجا معلوم نہیں ہوتا کہ جو جو دستورات مسلمانوں میں رواج پا رہے ہیں وہ ایسے محمدی علمانے ہی اپنے نفع کے لئے جاری کئے ہوئے ہیں اور وہ خوب طور سے عوام الناس انکے کرنے پر مجبور کرتے اور اپنی شکم پوری کیلئے انکو اسلام کا شرعی معاملہ بتلا کر انکے انجام دینے پر مجبور کرتے ہیں اور لوگوں کو خواہ مخواہ کرنا پڑتا ہے لیکن اگر عالم و فاضل مولوی صاحبان ایسی باتوں کی مخالفت میں وعظ کریں اور ایسے ملاؤں کو قایل کریں اور ان باتوں کو خلاف اصول دین اسلام ثابت کریں تو ایسے رواج کا قطعی طور سے قلع قمع ہوسکتا ہے مگر جبکہ عالم خود ایسی ناجائز کارسوائیوں میں حصہ لیتے ہیں تو پھر عام ناواقف لوگ کیوں ایسی باتوں سے ہٹنے لگے جتنا زور کہ مختلف فرقوں کے مسائل پر بحث کرنے میں لگایا جاتا ہے اگر ایسی بد دستورات کے روکنے کے لئے خرچ کیا جاوے تو بہت فائدہ ہو سچ مچ اس قسم کی باتوں نے اسلام کو بہت کمزور بنا دیا ہے چاہئے تھا کہ مسلمان از روئے قرآن جن کتابوں کی تعریف اور تعظیم کا ذکر قرآن کے تمام صفحوں میں بھرا ہوا ہے اُنکی زیادہ تلاش اور تحقیق کرتے پر اُنکے تو ایسے دشمن بنے ہوئے ہیں کہ اُنکو پڑھنا تو درکنار ہاتھ میں لینا

ہمعصر پرکاش لاہور مطبوعہ ۹ نومبر ۱۹۱۰ء میں شری سوامی دیانند اور حب الوطنی کے ہیڈنگ سے شریمان پروفیسر رام دیو جی بی اے گورکل کانگڑی نے ایک طول طویل آرٹیکل شایع کروایا ہے۔ جس میں بہت سے من بھاتے ہیڈنگ دیکر صاحب موصوف نے آریوں کی معمولی عادت کے مطابق نہایت بڑی بڑی ڈینگیں ماری ہیں اور رشی دیانند صاحب کی عظمت اور بزرگی کو آسمان تک پہونچا دیا ہے اور اُس کے مقابلے میں دوسروں کو پست اور ادنےٰ ظاہر کرنے کی بڑی کوشش کی ہے مضمون ہذا میں جگت گرو مسیح کے ہیڈنگ سے بہت کچھ خداوند یسوع مسیح کے حق میں کئی ایک باتیں تحریر کی ہیں جن پر ہمارا ارادہ ہے کہ اپنے اخبار کے کالموں میں بطور مختصر کچھ لکھیں۔ اور بشرط فرصت اس پر کچھ لکھنے کا ارادہ ہے لیکن اس جگہ صرف ایک دو کلمات جو صاحب مضمون نے خداوند یسوع مسیح کی تعریف میں لکھے ہیں پیش کرتے ہیں وہ فقرے مندرجہ ذیل ہیں۔ "مسیح کی تعلیم کئی باتوں میں ایک آدرش تعلیم کہی جاتی ہے" اور پھر یہ فقرہ ہے کہ "جس مہن شیلتا کا اُپدیش مسیح نے اپنے حواریوں کو کیا ہے اُس کی پرشنسا[1] جتنی کی جائے تھوڑی ہے" اور پھر لکھا ہے کہ "مسیح کی مہن شیلتا[2] کی شکشا نے ہی ایک سمے سارے یورپ کو وجے کر لیا ہے"۔ یہ فقرے نہایت غور طلب ہیں جن سے اندازہ کیا جاتا ہے کہ ایک مخالف مذہب والا عالم شخص باوجود مسیحی مذہب سے سخت اختلاف رکھنے کے ایسی تعریف کے کلمات لکھنے سے رُک نہ سکا۔ اس پر کچھ حاشیہ چڑھانے کی ضرورت نہیں۔ صرف ناظرین کو یہ فقرے غور طلب ہیں مد نظر کرکے التماس ہے کہ ذرا غور سے سوچیں کہ یہ صفتیں جس بزرگ اور عالی مزاج میں پائی جاویں تو وہ معمولی انسانوں کے موافق سمجھا جانا چاہیے؟

احاطہ بمبئی میں بھوساول سٹیشن کے قریب ایک ریلوے ٹرین ۲۱ گھنٹے تک پٹری سے اُتری رہی تھی اُس ٹرین کے چھ مسافر انجن ڈرائیور اور فائرمین زخمی ہوگئے ہیں۔

[1] بہ معنے تعریف۔ [2] بہ معنے فروتنی۔ ایڈیٹر

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول - پھر ہمارا سوال ہوگا کہ کیوں ایسی پیشینگوئیاں کرکے حضرت نے لوگوں کو بھڑکایا۔ اور جب خود بھڑکایا تو اُن کا کیا قصور وہ کیوں مقابلہ نہ کرتے جس حال میں کہ انکو جوش دلایا جاتا تھا اور تحریک مسلمانوں کی طرف سے دیجاتی تھی؟ اور کب اور کہاں قریشیوں نے اپنے واقعات میں لکھا ہے کہ اُنہوں نے کوششیں کیں کہ پیشینگوئیوں کو جھوٹا کریں؟ ذرا ان باتوں کا ثبوت تو دیجیے۔ ورنہ ویسا کہنا محض خیالی باتیں ہیں۔

قولہ - جب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ دشمنوں کے حملوں کا دفعیہ کرنے میں مصروف تھے تو اسلام چپ چاپ اور سرعت کیساتھ ترقی کر رہا تھا۔

اقول - یہ کیوں نہ ہوتا جب قریش دیکھتے تھے کہ اسلام قبول کرنے سے جا فایدہ ہے اور تکلیف سے بھی بچ جاتے ہیں۔ اور لوٹ مار بھی خاصی جاری رہتی ہے اور اسلام لانے سے حقوق ملتے ہیں تو پھر ان کو مسلمان ہونے میں کیا دقت تھی اور وہ کیوں جلد اسلام کو قبول نہ کرتے۔ سرعت کیساتھ ترقی کرنے کا سبب یہی تو تھا۔

قولہ - اس کا پتہ بڑے بڑے جنگوں میں مسلمانوں کی آئے دن بڑھتی ہوئی تعداد سے بخوبی چلتا ہے۔

اقول جنگوں میں تعداد کا بڑھنا صاف پتہ دیتا ہے۔ کہ لوگ مسلمانوں کی خوشحالی اور آزادگی سے لوٹ اور مار دھاڑ کو جو ان جنگوں میں ہوا کرتی تھی دیکھکر فوراً اُس طرف ٹوٹ جاتے تھے تو پھر تعداد کیوں نہ بڑھتی۔ اور شمار میں زیادتی کیوں نہ ہوتی؟

قولہ - جنگ بدر جو ہجرت سے ڈیڑھ سال بعد ہوئی تھی اُس میں مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی۔ دوسرے سال جب مسلمانوں اور کفار کا احد کے میدان میں مقابلہ ہوا تو اُن کی تعداد ۷۰۰ منافقین کے سوا۔ تھی آیندہ سال جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کی فوج سے مقابلہ کرنے کے لئے دوبارہ میدان بدر پر تشریف لیگئے تو آپ کیساتھ ۱۵۰۰ آدمی تھے۔ مگر ایک ہی سال بعد جب عربوں کی متفقہ فوج نے مدینے کا محاصرہ کرلیا تو خندق کی حفاظت کے لئے ۳۰۰۰ مسلمان موجود تھے۔

اقول - اس طرح سے اتنی جلدی مسلمانوں کے شمار کا بڑھ جانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنی طبیعت سے جنگ کو پسند کرتے۔ اور لوٹ مار سے خوش تھے اور اس وجہ سے جب وہ صاف دیکھ رہے تھے کہ مسلمانوں کی طرف بھاری ہے اور فتح پر فتح ہوتی جاتی ہے تو ایسی حالت میں اُن کا مسلمانوں کے ساتھ آملنا کچھ جائے تعجب نہیں ہو۔ مگر یہ کچھ مذہبی جوش اور دینداری کے خیال سے نہ تھا بلکہ محض دنیاوی نفع کے حاصل کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے کیونکہ وہ اکثر ناخواندہ اور جاہل تھے جو صرف جنگ کرنا ہی جانتے تھے پس ایسے شمار کا بڑھنا اور جنگوں کے موقع پر صاف ظاہر کرتا ہے کہ اُن کی غرض صرف جسمانی لالچ تھی اور کچھ نہیں۔ کیونکہ ایسے موقعوں پر کوئی وعظ اور تلقین تو نہیں ہوتی تھی کہ جس کی وجہ سے وہ اسلام قبول کرتے تھے۔ پر وہ صرف زبردست طرف دیکھکر اُسکے پیچھے ہو جاتے تھے۔

قولہ - اگرچہ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ مسلمانوں کی کل تعداد اسی قدر تھی۔ تاہم ان تعداد سے بڑھتی ہوئی تعداد کا اندازہ ضرور لگایا جا سکتا ہے۔

اقول: جسحال میں کہ ہر وقت مسلمانوں کے سامنے جنگ و جدل ہی کا سب سے ضروری معاملہ درپیش رہتا تھا اور انکو اپنے دشمنوں سے ہر طرف سے مقابلہ کرنے کی ضرورت رہتی تھی تو ضرور سوا بچوں اور بڈھوں کے اور عورتوں کے جن کا شمار جوانوں گو زیادہ اعداد ہو سکتے ہیں۔ مگر جوان لوگ تو ضرور جنگ میں حاضر ہوتے تھے۔ اور یہی تو اُن کا اسلام لانیکا مقصد ہوتا تھا۔ باقی آیندہ

اقتباس

اور بھی آویگا

نقل ہے کہ کسی دولتمند نے ایک پادری صاحب کو ایک ہزار روپیہ یہ کہکر دیئے کہ اُس فلانے غریب پادری صاحب کے پاس جس کو روپیوں کی بڑی ضرورت تھی بھیجئے۔ پادری صاحب کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ سب روپیہ ایک دم بھیجنا اچھا نہ ہوگا اس لئے اس نے ایک لفافہ میں ایک سو روپیہ کا نوٹ رکھکر اس کے پاس بھیجا اور اُس کے ساتھ ایک کاغذ پر بغیر اپنا نام دیئے ہوئے یہ تین باتیں لکھ دیں کہ "اور بھی آویگا" اس طور پر پانچ پانچ یا دس دس روز کے بعد پھر پھر سو سو روپیہ بھیجے جب تک ہزار روپیہ اُس غریب پادری کو نہ مل چکے اور تب آخر کو اُس نے اپنے نام کو اُس غریب پادری پر ظاہر کیا اور کہا کہ میں نے ایسا کیا تو تاکہ آپ سمجھیں اور خوب اسباب پر غور کریں کہ "اور بھی آویگا" ہم لوگوں کو جو خدا کی سب طرح کی نعمتیں پاتے ہیں مناسب ہو کہ یاد رکھیں کہ ہم کو بڑی نعمتیں ملی ہیں پر اور بھی آویگی ہر ایک نعمت کیساتھ جو ہم خدا سے پاتے ہیں یہ بڑی خوشی کی خبر ہے کہ "اور بھی آویگی" میں تجھے تیرے گناہوں کی بخشش دیتا ہوں پر "اور بھی آویگا" میں تجھے بیٹے کی راستبازی کے سبب تجھے راستباز ٹھہراتا ہوں پر "اور بھی آویگا" میں تجھے اپنے فرزندوں میں شامل کرتا ہوں پر "اور بھی آویگا" میں آسمان کیلئے تیری تربیت کرتا ہوں پر "اور بھی آویگا" میں فضل پر فضل تجھے دیتا ہوں پر "اور بھی آویگا" میں تیرے بڑھاپے میں تیری خبر لیتا ہوں پر "اور بھی آویگا" میں مرتے دم تک تیری خبر لیتا رہونگا۔ اور جب تو روحوں کے عالم میں آویگا میری رحمت کا سایہ تیرے اُوپر ہوگا اور جب تو آنیوالے جلالی جہان میں پہونچیگا تب "اَور بھی آویگا" - ابدی خوشی اور سلامتی - مخزن مسیحی -

مراسلات

ارکان ستہ

اس کے سوا جو بیان بنی آدم کی برگشتگی کا پیشتر سنایا گیا ہے وہ بیان متشابہات کے معتقدوں کو مستثنٰی نہیں کرتا ہے کیونکہ متشابہات کے معتقد مثیر الاعراب اَشَدُّ کُفْرًا وَّنِفَاقًا کے مصداق تھے ہی اور متشابہات کے معتقد ہوکر اسی قول کا نشانہ بنے رہے اور اس پر اعمال حسنٰی سے نجات کی تعلیم کو مانتے رہے یہی الٰہی تقاضا بدکاروں اور گنہگاروں سے کیا گیا ہے پس اگر برگشتہ انسان اعمال حسنٰی سے نجات پا سکتا ہے تو وہ بھی جو متشابہات قرآن کے معتقد ہوئے ہیں نجات پالیں گے ورنہ جو حال برگشتہ انسان کا ظاہر کیا گیا ہے وہی حال اُن کا ہوگا جو متشابہات کے معتقد ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ قرآن عربی کا اہل القرآن پر فیصلہ ذیل کیا گیا ہے۔ اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْئًا فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّیٰطِیْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِیًّا ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِیْعَةٍ اَیُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِیْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِیًّا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا -

کیا یاد نہیں رکھتا آدمی کہ ہم نے اُس کو بنایا پہلے سے اور وہ کچھ چیز نہ تھا۔ سو قسم ہے تیرے رب کی ہم گھیر بلاوینگے اُن کو اور شیطانوں کو پھر سامنے لاوینگے گرد دوزخ کے گھٹنوں پر گرے۔ پھر جدا کرینگے ہم ہر فرقے میں سے کونسا اُن میں سخت رکھتا تھا رحمٰن سے اکڑ پھر ہم کو خوب معلوم ہے جو بہت قابل ہیں اُس میں پیٹھنے کے۔ اور کوئی نہیں تم میں جو نہ پہونچیگا اُس پر ہوچکا تیرے رب پر ضرور مقرر۔ پھر بچاوینگے ہم اُن کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دینگے گنہگاروں کو اُس میں اوندھے گرے عبدالقادر۔ مریم آیت ۶۸ - ۷۳ تک

اس میں کسی کو کلام نہیں کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ کا خطاب اہل القرآن سے متعلق ہے مگر جو فقرہ تشریح طلب ہے وہ اِلَّا وَارِدُهَا کا ہے جس کا ترجمہ "پہونچیگا" کیا گیا ہے۔ اس کی تشریح میں آیت ذیل موجود ہے۔ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ - یعنے اللہ کے سوا جو تمہارے معبود ہیں وہ جہنم کا ایندھن ہیں اور تم اس میں اُترنیوالے ہو اگر یہ خدا ہوتے تو اُس میں نہ اُترتے اور سب اُس میں ہمیشہ رہیں گے انبیا ۷ رکوع -

اس آیت میں ورود بمعنے دخول آیا ہے اور اس میں کسی مفسر کو چوں چرا کی گنجائش نہیں ہے اب ورود بمعنے دخول سمجھ کر وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا کے معانی کرو تو اہل القرآن کا انجام ظاہر ہو جائیگا پھر اگر اس میں کسی طرح کا شبہ باقی رہے تو ہم اُس کی موافقت کے لئے تفسیر نبوی آیت بالا پر سنا دیتے ہیں لکھا ہے عَنِ السُّدِّیِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ یَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ الخ. سدی نے کہا پوچھا میں نے مرۃ ہمدانی سے مطلب اس آیت کا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی تم میں سے ایسا نہیں جو دوزخ میں وارد نہ ہو۔ تو کہا مجھ سے مرۃ نے کہ بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وارد ہونگے لوگ دوزخ میں پھر اس سے نکلینگے اپنے عملوں کے موافق الخ دیکھو جامع الترمذی جلد دوم صفحہ ۳۲۲-

باقی آئندہ۔

وشوامتر

جیساکہ ہم پہلے بھی ذکر کرآئے ہیں کہ وششٹ اور وشوامتر میں باہم عارضی دوستی تھی اور ایک وقت کے لئے وہ آپس میں متفق بھی نظر آتے ہیں تو بھی اُن کی دوستی دوامی نہ تھی چنانچہ ہرشچند کے معاملہ میں وششٹ اور وشوامتر میں سخت تنازعہ ہوگیا اور اُنھوں نے غصّہ میں آکر ایک دوسرے کو سراپ دیئے جس کے سبب سے وہ دونوں قرالی اور بگ دو پرندوں کی شکل میں بن گئے اور اسی صورت میں وہ مدت مدید تک لڑتے رہے تاوقتیکہ برہما نے درمیان ہوکر اُن میں صلح کروادی۔

کرودھ

یہ بھی قدیم زمانہ کا ایک رشی تھا جو بھاگوت پران کے بیان کے مطابق برہما کی پرچھائیں سے پیدا ہوا تھا۔ اُس نے بیاہ کرنیکی خاطر دس ہزار برس تک تپ کیا۔ جب تپ کرچکا تو نارائن نے اُس کو درشن دیا اور اُس کی حسب منشا اُسے بر دیا اور کہا کہ سوائے اس بیاہ کی نیت کے جس جس چیز کی تم خواہش کروگے وہ بھی تم کو ملیگی۔ جب وہ کرودھ سے یہ وعدہ کرکے بیکنٹھ کو چلے گئے تو وہ اُس کے وعدہ وفائی کا منتظر ہوا۔ تیسرے دن راجہ سوئمبھو اور شتارو پا اپنی بیٹی دیوہوتی کو لیکر کرودھ کے پاس آگئے اور اُس سے اُس کا بیاہ کرکے اپنے دارالخلافہ کو چلے گئے۔ کرودھ نے اُن سے یہ وعدہ کرلیا تھا کہ جب تمہاری بیٹی کے اولاد ہوجائے گی تو میں گرہست آشرم چھوڑ کر ہری کا بھجن کرنے کے لئے چلا جاؤنگا سوئمبھو نے اس شرط کو منظور کرلیا۔

جب دیوہوتی کا کرودھ رشی سے بیاہ ہوگیا تو وہ اُس کی خدمت کرتی رہی۔ ایک دن ایسا واقع ہوا کہ دیوہوتی کرودھ کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی کہ اس کے دل میں گرہست کا سکھ اور بلاس بھوگنے کی آشا اُٹھی۔ کرودھ نے اپنے تپ کے زور سے دیوہوتی کی خواہش کو معلوم کرلیا۔ باقی آئندہ

انتقال پُر ملال

آہ کیسا آج ماتم کا دن ہو کس کے لئے آہ وزاری ونالہ و فغاں ہے۔ کس مرحوم کی بیوہ سیاہ لباس پہنے نوحہ کررہی ہے۔ کس کے عزیز فرزند پیارے باپ کی محبت میں چلا چلا کر گریہ کررہے ہیں۔ ہائے افسوس وائے افسوس اے موت تیرا ستیاناس ہو کہ تو کیسی بے ترس و بے رحم ہے کہ جہاں تیرا منحوس قدم پہونچا وہاں نالہ و ماتم کو بھی ساتھ لیگئی۔ اے موت تیرا ابھی ایک زخم اچھا نہ ہونے پایا تھا کہ دوسرا زخم کاری لگایا۔ اے موت تو کسی کی خوشنودی نہیں چاہتی۔ وہ گھر جس میں فرحت وانبساط تھا تو نے ماتم زدہ مسکن بنایا۔ تجھ کو ترس نہ آیا اے ظالم موت قبل اس کے بھی تو نے ایک جوان لڑکی کو اُٹھالیا۔ جس کی تاریخ وفات ۸ ستمبر ۱۹۱۰ء ہے۔ افسوس کہ تو اس پر بھی راضی نہوئی اور پھر اُس کے والد بزرگوار پر تیری نظر پڑی۔ ہائے میں اس حادثے سے نہایت رنجیدہ و غمگین ہوں اور قلم و زبان آنسو بہا بہا کر روتا ہے۔ اُس بزرگ عمر رسیدہ کے جان بحق تسلیم ہونے پر افسوس کا صدمہ و فغاں ہے۔ پیارا بزرگ مرحوم ایک ستارہ تھا جس کے نام سے عالمان محمدی ملک سندھ و بلوچستان میں تھرتھراتے اور کانپتے تھے۔ پیارا بزرگ میدان مناظرہ کا ایک شجاع مرد تھا جس کے مقابلہ میں عالم منہ پھیر کر بھاگ جاتے تھے مگر افسوس تجھ پر اے موت کہ ہمارے بزرگ خانصاحب برخوردار خاں کو بھی مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۱۰ء بروز پیر بوقت صبح قانون الٰہی کے مطابق ہم سے جدا کیا اور ہمیشہ کا تاج جو مسیح نے ایمان داروں کے لئے تیار کر رکھا ہے اس عزیز کو پہنایا اور آسمانی مکانوں کے ورثہ میں شریک کیا۔ افسوس ایسے بزرگ کا ایسے بے وقت انتقال کرنا گویا تمام گوشۂ سندھ کی کلیسیا کے لوگوں کو اپنی خدمات کی بہبودی کا ناکامیاب ہونا نظر آیا۔ کاشکہ خداوند اپنی خدمت کے لئے اس مرحوم جیسا کوئی مرد خدا بخشے۔ مگر اے موت وہ وقت قریب ہوگا کہ تو اس دنیا سے نیست ہوجائے گی۔ اور وہ جلیل القدر وقت ہوگا جب تیرا نام ونشان مٹایا جائیگا اور برعکس تیرے ابدی خوشی وراحت کا مبارک زمانہ ہوگا۔ جیسا لکھا ہے کہ پھر نہ ماتم ہوگا نہ نالہ بلکہ راحت ہی راحت کہ خداوند ذو الجلال سب غمزدوں کی آنکھوں سے آنسو پونچھیگا۔ مکاشفات ۲۱ باب ۴ آیت

اب میری التماس و دُعا ہے کہ خداوند قادر مطلق مرحوم کے خاندان وعزیزوں کو تسلی واطمینان بخشے۔ میرے پیارے ناظرین میں آپ کی خدمت میں ملتجی ہوں کہ مرحوم کے خاندان کو آپ بھی اپنی دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

یہ ایک معزز خاندان سے تھے۔ وطن مالوفہ اُن کا ڈیرہ اسمٰعیلخاں ہے۔ قوم کے بلوچ آباواجداد سے محمدی تھے ملازمت اُن کی ریاست خیرپور (سندھ) میں عرصہ دراز تک تھی۔ اور عہدہ تھانہ داری پر ممتاز تھے اور بوجہ خاندان کے اسی جگہ بودوباش رکھتے تھے۔ اتفاقاً اُن کے چھوٹے بھائی سردار خاں کراچی کو گئے اور اُنہوں نے جناب پادری اے۔ای بال صاحب کے وسیلے خداوند مسیح کو قبول کیا اور واپس خیرپور آکر اپنے بھائی کے سامنے اپنے ایمان کا اقرار اور اظہار کیا جس سے خانصاحب کو بھی انجیل دیکھنے کا شوق ہوا اور جو اُن کا بھائی چند کاپیاں انجیل شریف کی دے گیا تھا۔ اُس کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ اور ساتھ ہی قرآن شریف سے بھی مقابلہ کرنے لگے۔ جب خداوند نے اپنے فضل سے اُن کا دل پھیرا۔ تو کراچی میں پادری صاحب کے پاس جاکر کچھ دنوں تک (ثالوث مقدس) پر بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ جب اُن کی تسکین ہوئی تو مورخہ ۲۸ جون ۱۸۹۶ء کو جناب پادری بال صاحب کے ہاتھ سے بپتسمہ لیکر مسیح کی پاک کلیسیا میں شامل ہوئے جس وقت اُن کی عمر قریب پچاس سال کے تھی۔ پھر چند یوم بعد آپ خیرپور میں آئے اور تھانہ داری کے عہدہ کو مسیح کی خاطر چھوڑ کر خداوند کی خدمت کے لئے سنٹن ہسپتال

کوئٹہ میں بندوبست کیا اور آپ خدمت الٰہی بڑی سرگرمی سے ادا کرتے رہے۔ اس کے بعد خداوند کے فضل سے ماہ دسمبر ۱۸۹۶ء میں اُن کی بیوی صاحبہ اور چار بچوں کو بپتسمہ ملا۔ آپ اپنی خدمت میں ایسے سرگرم تھے کہ گندے سے گندے مریضوں کے پاس ہر وقت ہسپتال میں بیٹھ کر محبت سے انجیل کی بشارت دیتے رہتے تھے۔ اور ایک کمرہ صرف بحث و مباحثہ کے لئے اور لوگوں کی مذہبی تشکیکات رفع کرنے کے لئے تیار کر رکھا تھا۔ جس میں ہر خاص و عام اکثر بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے ایک دن دوران گفتگو میں ایک شخص نے بزرگ خاں صاحب کی حد سے زیادہ بے عزتی کی لیکن اُنہوں نے اپنی حلیمی کے باعث اس کو معاف کیا اور عموماً ایسا ہی اکثر ہوا کرتا تھا۔ اگر میں اُن کے سب کاموں کا ذکر کروں مثلاً بازاروں یا مسجدوں میں مولویوں سے بحث مباحثہ کرنا تو بہت طوالت ہوگی۔ ناظرین کو معلوم ہے کہ خانصاحب مرحوم اکثر اوقات اپنے مضمون اخبار نور افشاں میں دیا کرتے تھے اور ایک رسالہ شہادت قرآن بزبان فارسی اُن کی تصنیف موجود ہے جو کہ ایک عمدہ یادگار ہے اگر کوئی صاحب دیکھنے کے شائق ہوں تو پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے طلب کر سکتے ہیں۔ یہ چند باتیں میں نے اس واسطے لکھ دیں کہ جن صاحبان سے اُن کی تحریری گفتگو ہوا کرتی تھی اُن کو معلوم ہو کہ بزرگ خانصاحب برخوردار خاں اس جہان فانی سے ملک جاودانی کو رحلت فرما گئے۔

خاکسار ٹی۔ آر۔ پی ٹوڈی از کوئٹہ بلوچستان

کلکتہ ۔ اخبار کیپٹل نے اس سال بھی کرسمس کے موقعہ پر غریب بچوں کو کھلونے تقسیم کرنے کیلئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے۔ گذشتہ کرسمس کے موقعہ پر اس نے دس ہزار سے زیادہ کھلونے خریدے تھے اور ہر قوم کے غریب بچوں کو تقسیم کئے تھے۔ (ہندوستانی)

گُم شدہ بھیڑ

طے کر کے فلک پہ منزل مہر
صحرا سے رواں ہو جانب شہر
خورشید ہوا افق پہ پنہاں
بھیڑیں لئے اپنی ایک چوپاں
دروازے پہ باڑے کے پہنچ کر
شفقت کی نگاہ کر کے اُن پر
بھیڑوں کو وہ پیار کر رہا ہے
اک اک کو شمار کر رہا ہے
باقی تو شمار میں ہیں پوری
ہو دل پہ گراں جو اسکی دوری
اک بھیڑ ہے اُن میں سے مگر گم
سینے میں ہو غم کا اک تلاطم
کہتا ہے یہ دل میں ہوکے ششدر
بیکس تنہا غریب مضطر
بھولی بھالی جو تھی جواں
صحرا میں بھٹکتی ہوگی ناداں
تاریکی ہے ہولناک شب کی
دھاڑوں میں ہیں پنہاں غضب کی
ڈھونڈوں اُسے دشت میں جا کر
ڈر ہے کہ نہ گر پڑے پھسل کر
ہیں بسکہ درندے سخت خونخوار
پہونچائیں نہ بے زباں کو آزار
تنہا اُسے پا کے نہ کھا جائیں
آگر نہ غریب کو ڈرائیں
نکلا اُسے ڈھونڈنے وہ مغموم
ٹھیک اُس کا پتہ نہ تھا معلوم
تاریکی شب میں بادل زار
اک سمت کو چل دیا وہ ناچار
تاریکی شب میں نیک چوپاں
اُس بھیڑ کی تھا طلب میں پویاں
تیزی سے تھا قطع کر رہا راہ
اک شخص نے دی صدا یہ ناگاہ
کہئے تو عزم ہے کہاں کا
خطرہ نہیں شاید اپنی جان کا
یہ ظلمت شب یہ دشت سنسان
آندھی ہے کہیں ہیں سر پہ طوفاں
چھائی ہوئی چار سو ہے ظلمت
جنگل کی ڈراونی ہے صورت
سنسان ہے دشت میں بلا کا
طوفاں ہے ہوا زن قضا کا
چوپاں نے کہا یہ آہ بھر کر
ہوں اُسکی تلاش میں میں مضطر
کھوئی گئی بھیڑ اک مری ہے
اک پھانس جگر میں میرے چبھی ہے
چھائے ہوئے ہیں گرچہ بادل
مانا کہ ہے ہولناک جنگل
طوفاں کا مجھکو ڈر نہیں ہے
جنگل میں مجھے خطر نہیں ہے
بے بس مری راہ تکتی ہوگی
جنگل میں کہیں بھٹکتی ہوگی
گُم گشتہ غریب بھیڑ پیاری
پھرتی کہیں ہوگی ماری ماری
یہ سنکے ہوا وہ شخص گویا
بھیڑ ہو گئی جو آپ کی گم کیا؟
اُس بھیڑ کے پیچھے یہ مشقت
کیوں جان کو دیتے ہو اذیت؟
چوپاں نے سنی یہ گفتگو جب
تھا طرز سخن جو اُسکا بیڈھب
نشتر سا گذر گیا جگر سے
جاری ہوئے اشک چشم تر سے
رو رو کے کہا اُسے وفادار
بھیڑوں کا ہوں میں شفیق غمخوار
زخموں پہ نمک چھڑک نہ میرے
دل پر ہیں گراں کلام تیرے
میں نے اُنہیں گود میں ہے پالا
رکھوالی ہوں اُن کی کرنیوالا
کیونکر ہو گوارا اُن کا نقصاں
یعنی ہوں میں اُنکا نیک چوپاں
گو دشت کی راہ پُرخطر تھی
ہر چند بڑی چڑھاؤ پر تھی
آگے کو رواں مگر ہوا وہ
پر اُسکو عبور کر گیا وہ
اک وادی کے جب قریب پہنچا
زخموں سے بدن تھا چور جسکا
دیکھا تو غریب نیم جاں تھی
ہر زخم سے جوئے خوں رواں تھی
بھوکی پیاسی غریب بھولی
تھی درد بھری غضب کی بولی
اُس دشت میں چھپی پڑی تھی
ممیا کے اُسے پکارتی تھی
پایا جو اُسے ضعیف و بیکس
معذور تھی چلنے سے وہ بے بس
پُچکار کے سینے سے لگایا
کاندھے پہ بٹھا کے گھر کو لایا

تو مرا مسیح ہے نگہباں
تو ہو مری جان اور ایماں
چوپاں ہے تو بھیڑ ہوں میں تیری
ہے ہاتھ میں تیرے باگ میری
تاریک گناہ کی وادیوں میں
آوارہ پھرا ہوں جنگلوں میں
بھٹکا گیا ہوں میں یونہی اکثر
ہوتا جو نہ تیرا فضل رہبر
لگتا نہ کہیں مرا ٹھکانا
مشکل رہ راست پہ تھا آنا
ملتی نہ مجھے نجات غم سے
بخشا گیا میں ترے کرم سے

پیارے لال ۔ خستہ گر (میرٹھی)

پانڈیچری سے ایک سخت پولیٹکل جرم کی خبر آئی موسیو لفشر پامری صاحب وہاں کی ایک پولیٹکل پارٹی کے بااثر لیڈر ہیں وہ پاپیادہ ہوا خوری کرتے تھے کہ بعض آدمیوں نے اُن کے چہرے پر تیزاب اس طرح چھڑک دیا کہ اُن کی دونوں آنکھیں جاتی رہیں عام خیال ہے کہ بالمقابل پارٹی کے بعض بدمعاشوں نے اسکا ارتکاب کیا ہے تحقیقات جاری ہے۔

بربادی سے پہلے غرور ہوتا ہی

اے مسیحی جوانو

میں دیکھتا ہوں کہ آجکل ملک کی ہوا بہت خراب ہو رہی ہے۔ محبّت اور اعتبار عنقا ہیں۔ ملکی معاملات کو چھوڑ دو۔ صرف دینی معاملات پر غور کرو تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرف بڑی سرد مہری ہے ذرا ذرا سی بات پر مسیحی جوان خاصکر سرکاری ملازم آزردہ جاتے ہیں خادم الدین سے ناراض۔ کلیسیا سے بیزار۔ اور خدا کو جواب اگرچہ زبان سے خداوند کا انکار نہیں کرتے۔ مگر عملاً ظاہر کرتے ہیں کہ مسیح سے ہمارا کیا واسطہ خدا سے ہمارا کیا تعلق۔ عبادت سے ہمیں کیا سروکار۔ گرجا میں رہ جاویں جو مشن کے ملازم ہیں۔ جو بیکار ہیں۔ ہمیں ہفتہ بھر فرصت نہیں ہوتی۔ اتوار کا دن آرام کا ہے گھر میں آرام کرینگے۔ سیر و شکار کرینگے یہ ہیں ہمارے مسیحی بھاو جو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے ہیں۔ یہ وہ جوان ہیں جنکے والدین مشنوں کے جا نماز وہ مشنوں کے پرورش یافتہ۔ مشنوں میں زندگیاں گذاریں آج ان کی اولاد مشن سے متنفر تو لوگ خدا کے گھر سے بھی علاقہ رکھنا عار سمجھتے ہیں۔ چند روز ہوئے میں ایک مسیحی جوان سے ملا اور اس سے کہا کہو بھائی کیا حال ہے جواب دیا کہ اچھا حال ہے خدا مشن سے پناہ دے (میں ایسی بیہودہ باتیں کہیں قلم لکھ نہیں سکتا) میں اس کی سنکر حیران رہ گیا۔ یہ جوان ابھی بچہ ہے کہیں نوکر نہیں کوئی لیاقت نہیں رکھتا باپ کے سر پر سب نار ہو رہے ہیں۔ اور باپ وہ ہے کہ جس نے مسیحی آرفن سکول میں پرورش پائی۔ تربیت پائی اور اب تک مشن میں کلیو ہے اب اس کے بیٹے کا یہ حال ہو۔ اور اس طرح کے بیسیوں جوان ہیں جو مشن کو بے نقط سناتے ہیں۔ افسوس اس کا نتیجہ کیا ہوگا غرور سے بہت باتیں نہ کرو اور اونچا بول نہ بولو۔ خدا کو خاکساری پسند ہے۔ جنہوں نے سر اٹھایا گرا دیئے گئے۔ کیونکہ کلام خدا فرماتا ہے کہ بربادی سے پہلے غرور ہوتا ہے ایسے ایسے عبرتناک واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے روز ہوتے ہیں۔ میں ایک واقعہ آپ کو سناتا ہوں۔ سچا واقعہ ہے۔ بلا مبالغہ۔ اگرچہ قصہ طول ہو مگر میں مختصر طور پر آپ کو سناتا ہوں۔

ایام غدر سے چند روز پیشتر کا ذکر ہے کہ دہلی کے شہزادوں میں سے بہادر شاہ کے دو پوتے خلیل اور تیر کمان لیکر میدان میں چڑیوں کا شکار کرنے نکلے شکار کرتے پھرتے تھے کہ ایک فقیر جنگل میں اُنکو ملگیا فقیر نے شہزادوں سے کہا کہ اے جان عالم ان بچوں اور چڑیوں کے مارنے سے کیا فائدہ۔ ان کی بھی جان ہے۔ خدا کا خوف کرو۔ بڑا شہزادہ تو اس بات سے متاثر ہوا اور اُس نے تیر کمان ہاتھ سے پھینک دیا۔ مگر چھوٹے نے جس کا نام نصیر الملک تھا فقیر سے کہا کہ چل دور ہو تو کون آیا نصیحت کرنے والا۔ اور جھٹ ایک غلہ فقیر کو جڑ دیا فقیر کے گھٹنے پر بیٹھا۔ فقیر سوائے بد دعا کے کیا کر سکتا تھا۔ اس قدر کہا کہ ایسے ظالم سلطنت نہیں کر سکتے۔ اور خدا ایسے ظالموں کے پاس سلطنت نہیں رہنے دیگا۔ چند روز کے بعد غدر مچگیا۔ دہلی فتح ہوئی۔ بہادر شاہ ہمایوں کے مقبرے میں چھپے ہوئے گرفتار ہوئے۔ چند شہزادہ گھوڑے اُڑائے بھاگے جا رہے تھے کہ چند انگریزی سپاہیوں نے دیکھ لیا۔ ایک باڑہ بندوقوں کی دی۔ سب وہیں کھیت آئے۔ سب مارے گئے۔ مگر ایک بچ گیا۔ صرف خوف کے مارے گھوڑے سے گر کر بیہوش پایا گیا۔ یہ وہی نصیر الملک تھا۔ اُس کو اُٹھا کر چھاؤنی میں لیگئے اور پہرے میں رکھا۔ چند روز تک نظر بند رکھکر ایک افغان کی سفارش سے اُس کو چھوڑ دیا۔ وہ وہاں سے بھاگ نکلا۔ مگر ناز و نعمت کا پلا شہزادہ کہاں تک بھاگتا۔ پاؤں چھو گئے۔ آبلے پڑ گئے۔ گرتا پڑتا مارا مارا ہوتا قسمت پر فغاں کرتا قریب کے کسی گاؤں میں جا نکلا وہاں ایک جگہ گوجروں کا ہجوم دیکھا۔ کیا دیکھتا ہے کہ گوجر ایک ۱۳ برس کی لڑکی کو دق کر رہے ہیں۔ وہ روتی ہے اور یہ اُس کو چھیڑتے ہیں۔ نصیر الملک نے نزدیک جاکر جو دیکھا تو اُسکو چھٹ گیا۔ یہ اُس کی ہمشیرہ تھی۔ دونوں بہن بھائی گلے ملکر روئے۔ شہزادہ نے بہن سے پوچھا کہ والدہ کہاں ہیں۔ اُس نے بتایا کہ والدہ اور چند لونڈیاں بھاگ کے آ رہے تھے۔ کہ گوجروں نے لوٹ لیا۔ میں اکیلی یہاں رہ گئی۔ باقی پتہ نہیں کدھر گئے شہزادہ نے گوجروں سے کہا کہ اس کو تنگ مت کرو یہ شہزادی ہے میں شہزادہ ہوں مصیبت زدوں کو نہ مارو خدا تمہارا بھلا کریگا۔ گوجروں نے کہا کہ اچھا تم شہزادے ہو تو تم کو ہم انگریزوں کے حوالے کرینگے۔ وہاں سے انعام ملیگا اتنے میں چند سپاہی آ نکلے۔ گوجر دیکھکر بھاگ گئے ان دونوں کو سپاہیوں نے گرفتار کر لیا اور چھاؤنی میں لیگئے۔ چندے اُن کو نظر بند رکھکر جب امن امان ہوا ان دونوں کو چھوڑ دیا۔ دہلی میں یہ دونوں بہن بھائی بھیک مانگتے اور دربدر پھرتے تھے کسی امیر نے اُن کو اپنے گھر میں خدمت کے واسطے رکھ لیا۔ شہزادی تو گھر میں برتن صاف کرتی اور شہزادہ بازار سے سودا سلف لاتا شہزادی تو ہیضہ سے فوت ہو گئی۔ عذاب سے چھوٹی۔ شہزادہ مصیبت کا مارا محنت مزدوری کرکے گذارہ کرتا رہا۔ سرکار نے اس کی پانچ روپیہ مہینہ پنشن کر دی۔ مگر آخر کو اُس کی بدعنوانیوں سے وہ بھی بند ہو گئی اور بھیک مانگ کر گذارہ کرتا رہا۔ آخر کو ایسا لاچار ہوا کہ گھٹنوں کے بل چلتا بازاروں میں گھسٹتا پھرتا تھا۔ نہایت ہی خستہ حالت میں آخر موت نے اُس کو اس عذاب سے رہائی دی کیسی عبرتناک حالت ہے وہم مارنے کی جا نہیں۔

حال ہی کا ایک عجیب واقعہ ایک مسیحی جوان کا ہوا ہے جو مسیحی جوانوں کے واسطے عبرتناک ہے۔ ایک جوان جو سرکاری ملازم تھا۔ قریب یکصد روپیہ تنخواہ پاتا تھا۔ نہ گرجا میں آتا نہ مسیحیوں کے واسطے کچھ واسطہ رکھتا۔ نہ جماعت سے سروکار سب کو حقیر جانتا۔ خصوصاً خادمان دین کو بے نقط سناتا اچانک ایکدم میں بغیر کسی قصور کے (معاملہ کسی اور کا بیچ میں جا گھسا) نوکری سے برطرف۔ عدالت کا جرمانہ الگ سخت مایوسی اور بے سر و سامانی کی حالت میں نکلگیا نہ کوئی ٹھکانا ہے اور نہیں نوکری ملتی ہے۔ افسوس یہ کہ کوئی اُس کے ساتھ ہمدرد نہیں ہوا۔ اس لئے کہ اُس نے خدا اور خدا کے لوگوں کو چھوڑ دیا تھا میرے عزیزو۔ خداوند کو نہ چھوڑو۔ خدا کے گھر سے تعلق قطع نہ کرو۔ کیا کل کیا ہوگا۔ جو خدا سے ڈرنے والے ہیں اُنہیں کسی نعمت کی کمی نہیں۔ شریر کہتا ہے کہ مجھے کبھی جنبش نہ ہوگی۔ مگر خدا



حالات راجپوتانہ

چونکہ روپیہ وغیرہ درمیانی قوم کے پاس اتنا نہیں کہ اس سے باہر کی عمدہ عمدہ مشینیں وغیرہ خرید کر سکیں لہٰذا اس علاقہ میں ترقی کی اُمید بہت کم ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر اپنے ملک کے فواید کے واسطے اپنے کارخانجات کھولیں جن میں بہت سے لوگوں کو شغل ملے اور جس سے ہند کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی دستیاب ہو۔ مذہب کی طرف یہاں کے علاقہ کے لوگوں کے خیال خوب مضبوط ہیں۔ پکے درجہ کے سناتن دھرمی ہیں۔ کئی مرتبہ میرا اتفاق پروسیشن وغیرہ دیکھنے کا ہوا جس میں سو ہا روپیہ فضول ایک بت کی خوشی میں اس طرح بہا دیا گیا گویا ندی بہہ رہی ہے افسوس ہو کہ باوجود اس قدر مذہب میں پکے ہونے کے وہ اپنی آنکھیں نہیں کھولتے کہ راست اور ناراست کو دریافت کریں۔ گو مشنوں کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے اُس کے باعث بہت کچھ ترقی ہو رہی ہو۔ تاہم اتنی خاطر خواہ نہیں ہوتی۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس علاقہ میں عمدہ منادوں کی جماعت بہت کم ہے۔ اور بعض جگہ تو ایسی ہیں جہاں کہ پاسٹر وغیرہ اس میں بالکل دلچسپی شوق نہیں لیتے۔ چونکہ پاسٹروں اور منادوں پر یہ کام زیادہ بہ نسبت دیگر ملازموں کے منحصر ہے اس واسطے بہت ہی بہتر ہو کہ وے کمربستہ ہمیشہ اپنے زندہ اور پُرجلال خُداوند کو ظاہر کرنیکے واسطے طیار رہیں۔ اس تحریر سے میرا یہ مطلب نہیں ہے کہ دیگر مسیحی اس بات سے مستثنیٰ ہیں۔ نہیں بلکہ انکا بھی فرض ہی ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں اپنی روش وگفتار وغیرہ ذرایع سے اپنے پیارے منجی کو آشکارہ کریں۔ میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ مشنریز اور تجربہ منادوں ہیں اُن کو لازم ہے کہ وہ نوجوانوں کو سمجھائیں تاکہ وہ اُنکی مدد کریں اور سڑکوں پر بازاروں میں ہال وغیرہ میں منادی کریں تاکہ مسیح کا کام ترقی پاوے۔ لاکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کئی مشنری اس علاقہ میں ایسے ہیں جو اپنا کام صرف اتوار کی صبح کی منادی ہی کو خیال کرتے ہیں۔ باقی آیندہ

سوامی درشنانند سرستی
اور
آپ کی حق پرستی

اوّل صفات ذاتی۔ جو قوام ذات ہوتی ہیں اور جنکے بغیر ذات متحقق اور متشخص نہیں ہوتی۔ ان کے مٹ جانے سے ذات بھی مٹ جاتی ہے اب خدا کے بعض صفات ذاتی ہیں مثلاً حیات علم۔ ارادہ۔ قدرت۔ قدسیت۔ قدامت وغیرہ اگر یہ اُس میں کسی وقت موجود نہ رہیں تو اُس کی ذات نہ رہیگی۔ صفات ذاتی میں سے کسی کا نہ ہونا ذات میں نقصان کو چاہتا ہے۔

دوئم صفات کسبی۔ جو کسی خارجی تعلق کے ذریعہ کتسب کی جائیں۔ اب خدا کے بعض صفات کسبی بھی ہیں۔ جو اُس کو تعلقات خارجیہ کے ذریعہ فعل سے حاصل ہوئے۔ مثلاً آپ کے نزدیک بنانے والا۔ ہمارے نزدیک خالق۔ پروردگار۔ رازق اور مالک وغیرہ۔ صفات کسبی اپنے مظہر میں بالقوۃ (ہم نے اوپر بالقوۃ کی شرح بتائی ہوئی ہو) موجود رہتے ہیں اور اپنے وقت پر بالفعل ہوجاتے ہوتے ہیں۔ جب فعل بند ہو جاتا ہے وہ پھر بالقوۃ رہ جاتے ہیں مثلاً کاتب میں کتابت کی قابلیت موجود ہو۔ جب وہ قابلیت بالفعل دکھائی دیتی ہے کسی شخص میں تو ہم اُس کو کاتب کہتے ہیں لیکن کاتب کو اپنی کتابت کی قابلیت کے موجود ہونے کے لئے ہر وقت کتابت لازم نہیں۔ وہ جب لکھ نہیں رہا بلکہ سو رہا یا کھا رہا یا کچھ اور کام کر رہا ہے۔ ہم اُس کو اُس وقت بھی کاتب کہتے ہیں۔ "کاتب صاحب آپ کیا بنا رہے ہیں"؟ ہم کیوں اُسکو اُس وقت کاتب کہتے جبکہ وہ لکھ نہیں رہا۔ بلکہ اپنے ہاتہ میں حقہ پی رہا ہے؟ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اُس میں وصف کتابت ابھی بالقوۃ موجود ہے۔ گویا بالفعل نہیں اسی نہج پر خدا کے صفات کسبی کو قیاس کریں۔ جب اُس کی کوئی صفت جو کسبی ہو اپنے فعل کو بند کر دیتی ہے۔ تو اُس وقت بھی وہ وصف سے پکارا جا سکتا ہے جو اس فعل مخصوص سے مترشح ہوتا ہے۔ جیسے ہم اوپر کاتب کی مثال میں دکھا چکے ہیں۔ یاد رہے کہ ہم جاہل کو بھی بالقوۃ کاتب کہہ سکتے ہیں لیکن بالفعل نہیں۔ مثلاً زید بالقوۃ کاتب ہے مگر بالفعل نہیں۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ زید میں کاتب بننے کی قابلیت پائی جاتی ہو اور وہ کاتب بن سکتا ہے اگر کتابت کی مشق کرے۔ البتہ کاتب کی ذات کو کتابت کے جاتے رہنے سے نقصان نہیں پہونچتا۔ کیونکہ بہت آدمی ہیں کہ کتابت نہیں جانتے کیا کوئی اُنہیں کتابت نہ جاننے کے سبب دائرہ انسان سے خارج کر دیگا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ کاتب کی ذات انسانیت ہے۔ اُس کی ذات انسانیت اُسی وقت زایل ہوگی جب وہ انسان نہ رہیگا۔ سوامی جی فرض کیجئے کہ خدا میں صفت مالکیت مفقود ہو۔ کیا اس سے اُس کی خدایت جاتی رہیگی اگر جاتی رہیگی تو کیا زید جس میں کتابت بالفعل مفقود ہے آپ کے نزدیک بلا کتابت انسان نہیں لیکن وہ انسان ہے۔ اس وقت بھی بلا کتابت۔ کتابت ایک لازم وصفی ہے ذاتی نہیں۔ ایسا ہی مالکیت ہے۔ لیکن جو ہمیں آپ بتایا چاہتے ہیں وہ یہ نہیں بلکہ خدا میں تغیر کا پیدا ہونا ہے۔ اگر تغیر کہتے ہیں تبدیل فعل کو تو آپ بھی ہمارے ساتھ ایک ہی جرم میں ماخوذ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں گویا خدا کی مالکیت موجودہ زمانہ میں ہے۔ اس دنیا سے پہلے نہ تھی۔ اس دنیا کے بعد نہ رہیگی۔ خدا کی صفت مالکیت تو متغیر ہو گئی دنیا سے پہلے مالک نہ تھا دنیا کے پیدا کرنے سے مالک بن گیا۔ دنیا نہ رہیگی۔ مالک نہ رہیگا۔" خدا میں مالکیت کی صفت آفرینش عالم سے پہلے بالقوۃ موجود تھی۔ بوقت آفرینش عمل میں آئی اور ظاہر ہوئی عمل زایل ہوگا بوقت فنائے عالم پھر بالقوۃ رہ جائیگی اور ظہور بند ہو جائیگا۔ اب یہاں یہ بات تو صاف ہے کہ خدا کی صفت مالکیت پیدایش عالم سے پہلے بالقوۃ موجود تھی اور عالم کے فنا ہونے پر بالقوۃ موجود رہیگی۔ پس اُس کی ابتدائی اور انتہائی صورتیں بالقوۃ کی تو یکساں ہیں اُن میں تغیر نہیں۔ اگر تغیر ہوا تو صورت وسطی میں ہوا یعنی دنیا کے پیدا کرنے سے مالک بنگیا۔ باقی آیندہ

ملک کنعان کی سیر

اس مکان کے نیچے جیحون کا تالاب ہے جہاں سلیمان داؤد کے حکم سے ممسوح کیا گیا تھا۔ بادشاہ نے فرمایا اپنے خداوند کے ملازموں کو اپنے ساتھ لو اور میرے بیٹے سلیمان کو میری ہی خچر پر سوار کرو اور اُسے نیچے جیحون پاس لیجاؤ اور وہاں ممسوح کرو۔ اسلاطین ۱: ۳۳ چونکہ وہاں کا کھیت دیکھا اور وہ جگہ جہاں یہودا نے اپنے آپ کو پھانسی دی تھی وہ ایک زیتون کا درخت تھا جس میں وہ لٹکا تھا۔ یہاں ایک بہت پرانا زیتوں کا درخت ہے۔ کہتے ہیں کہ یہی وہ درخت ہے۔

شہر کی دیوار کے نیچے ایک باؤلی ہے جہاں سے لوگ پانی بھرتے ہیں اور یہ وہی موقعہ ہے جس کی نسبت ہمارے خداوند نے اپنے شاگردوں کو فرمایا کہ ایک گھڑا اٹھائے ہوئے تمہیں ملیگا۔ اُسکے پیچھے ہولینا۔ وہ شخص اسی باؤلی سے پانی بھر کر آیا تھا۔ مقدس استیفان کے دروازہ سے میں شہر میں داخل ہوا۔ راہ میں ایک حمام دیکھا جس کی نسبت روایت بیان کی جاتی ہے کہ سلیمان نے سبا کی ملکہ کو عنایت کیا تھا۔ دروازہ کے نزدیک مقدس انیا کا گرجہ ہے جو مقدسہ مریم کی والدہ تھیں اس گرجہ کے نیچے مقدس انیا کا گھر ہے اس گھر کے اندر بھی ایک چھوٹا سا گرجہ ہے وہ اس موقعہ پر ہے جہاں مقدسہ مریم پیدا ہوئی تھیں۔ اس موقعہ پر ایک بچے کی تصویر ہے جس کے اندر مقدسہ مریم جھولا جھول رہی ہیں۔ اس زمین دوز گرجہ کے اندر ایک پریسٹ بیٹھا کلام الٰہی پڑھ رہا تھا۔

بیت حسدا کا تالاب

اس مکان کے نزدیک بیت حسدا کا مشہور تالاب ہے جو ۱۲۰ فٹ طولاً اور ۶۰ فٹ عرضاً ہے۔ ۷۰ فٹ گہرا ہے اسکے برآمدے یا سارے اب تک کچھ نہ کچھ ہیں۔ اس تالاب کے اوپر ایک گرجہ مسیحی زمانہ میں بنایا گیا تھا۔ باقی آئندہ۔

شعر وسخن

برقِ قدس

انسان کو اللہ سے اگر ملائے یہ — راہِ نجات راہِ حقیقت دکھائے یہ
ایسی لگن انسان سے اگر لگائے یہ — اک اک گناہ سے اُسے ایسا چھڑائے یہ

اللہ کی عزت کرے عیسیٰ سے محبت۔
شیطاں سے تخلف کرے شر سے کرے نفرت

یہ برقِ قدس ذاتِ خدا نورِ خدا ہے — یہ رہنمائے سالک گمراہ سدا ہے
جینے سے جدا ہے نہیں نہ حق سے جدا ہے — سچ پوچھو تو یہ روحِ قدس خود ہی خدا ہے

یہ روحِ قدس مالک ہر دو جہان ہے
سرچشمۂ عرفان ہے تجلی کی کان ہے

جب چشمِ تصور کو ہوئی تیری رسائی — وہ شان تیری ذات کی مجھکو نظر آئی
آنکھوں میں سما گئی ہے وہ شانِ خدائی — پھر تو نہ نگاہوں میں وہ نقشوں کی صفائی

آتش کا سراسر یا تبسم تھا برق کا
وقتِ طلوع تھا مگر اس شاہِ شرق کا

تیری ہی دھن لگی ہے اس غمِ جہاں میں — تو نہیں وہ عشرتِ خیالی کو دھیان میں
تیری طرف کھچا چلا جاتا ہوں آن میں — کچھ خوف نہ تھا تیرا ہی جب آگ کو خزاں میں

تیری کشش کے کام ہیں سب برقِ الٰہی
تیرے دیئے انعام ہیں سب برقِ الٰہی

تیری رضا پہ جب چلا کرتے ہیں یہ گمان — جب ماتو میں اہلِ جہاں سب تیرے نہاں
انکے دلوں میں اپنا ہی ہو تیرا مکاں — غم دور ہو جبتک ہو تسلط تیرا وہاں

شادی طرب خوشی ہو مسرت ہے اس جگہ
عیش و نشاط و عشرت و فرحت ہو اس جگہ

اے برقِ قدس روحِ الٰہی ہو تو اگر — گھٹتے ہیں خاک بیٹھ رہے اُٹھ کے اپنا سر
تو مظہرِ یزدان ہو اگر افلاک کے اوپر — بھر کرم تو کر دے مرے دل کو منور

کر نیکی برائی میں امتیاز کر سکوں
چلنے سے جو رہ جاؤں تو پرواز کر سکوں

اے زندہ خدا برقِ قدس فضل عطا کر — صابر ہوں نہیں قانع رہوں تیری رضا پر
آگے قدم اٹھائے چلا جاؤں کا ہر — قائم رہوں قسم سے پہ تیری پاؤں جا کر

تو سامع دعا ہے خدائے کریم ہے۔
اے برقِ الٰہی تو بزرگ و عظیم ہے۔

اے برقِ قدس لطف عطا کر لطیف کو — شیطان سے محفوظ ہی رکھیو ضعیف کو
اے برق مجسم کر دو یعنی کثیف کو — مغلوب ہی رکھیو ذرا اسیر حریف کو

تو سامع دعا ہے خدائے کریم ہے
اے برقِ الٰہی تو بزرگ و عظیم ہے۔

الراقم اسرائیل لطیف از راولپنڈی۔

مضامین

بیگناہی

کیا وہ شیطان پر غالب آ سکتا ہے ہرگز نہیں خدا کا شکر ہو کہ مسیح ہمارا درمیانی ہوا اور نہ فقط ہمارے گناہوں کے لئے بلکہ تمام جہان کے گناہوں کے لئے بھی۔ پہلا یوحنا ۲: ۱ و ۲ اور وہ ابدالآباد زندہ اور ہماری سفارش کرتا ہے عبرانیوں ۷: ۲۵ کیونکہ ایسا سردار کاہن ہمارے لائق تھا جو پاک اور بے بد اور بے عیب اور گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہے۔ پس اے بنی آدم اپنی جانوں کو ہلاکت سے بچاؤ اور مسیح خداوند میں جو بیگناہ ہے نجات حاصل کرو جس کے پاس ہمیشہ کی زندگی ہے اور وہ کس محبت سے پکارتا ہے۔ وائے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ میں تمہیں آرام دونگا۔ خدا تمام بنی آدم کو ہدایت بخشے کہ ہم سب ایسے بیگناہ ہادی اور نجات دہندہ کی بلاہٹ کو قبول کریں۔ آمین

راقم قاضی عزیز مسیح مبشر۔

انتخاب الاخبار

پنجاب کی فوجداری عدالتیں سال گذشتہ میں

کی سرکاری رپورٹ سے ظاہر ہے کہ پنجاب میں فوجداری الزاموں کے ایک لاکھ ۵۳ ہزار ۴۰ مقدمات رپورٹ کئے گئے۔ سال سابق کے مقابلہ میں قریب چار ہزار کی کمی تھی۔ قریب ۴۰ ہزار مقدمات سرسری طور پر ڈسمس کئے گئے۔ کل مقدمات متدائرہ میں قریب ۸۲ ہزار صحیح پائے گئے اور قریب ستر ہزار کے عملی طور پر تحقیقات کی گئی تھی۔ تمام مقدمات تہایائے فیصل کر کے ۱ لاکھ ۵۲ ہزار ۲۲۰ مقدمات طے کئے گئے۔ ان میں ۸۰ ہزار ۴۳۵ اشخاص نے رہائی پائی ۲۰ ہزار ۸۸۲ نے بریت حاصل کی۔ اور ساٹھ ہزار ۹ اشخاص سزایاب ہوئے تھے۔ قتل کی وارداتیں ۷۰۹ تھیں۔ یہ سال سابق کی نسبت ۴۱ کمتر تھیں۔ سزاؤں کی نسبت یہ ہے کہ ۱۳۰ اشخاص نے پھانسی کی سزائیں پائیں اور ۱۵۲ کی پھانسی کی بابت چیف کورٹ سے دریافت کیا گیا جن میں ۱۰۳ کی پھانسی بحال رہی ۲۲ کی سزائے پھانسی نرم کی گئی اور ۲۷ نے بریت پائی۔ مقدمات فوجداری کے متعلق چار لاکھ ۵۵ ہزار روپیہ جرمانہ کیا گیا۔ سال سابق میں تین لاکھ ۹۲ ہزار تھا۔ اور بید کی سزا پانے والے ۷۱۲۹ مجرم تھے۔ جو سال سابق کے قریب ۰۰ کمتر ہیں۔ حضور لفٹنٹ گورنر اس تخفیف پر خوش نہیں ہیں وہ چاہتے ہیں کہ بعض مجرموں کو بجائے قید کے تازیانہ کی سزا زیادہ عبرت بخش ہے۔ لیکن اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ اس کی اپیل فضول ہو اور داغ عمر بھر تک قائم رہتا ہے۔ تو بھی خاص بدمعاشوں کے لئے اس کی سزا (جہاں جرم ثابت ہو) زیادہ مناسب سمجھی جاتی ہے۔ بعض صاحبان کا خیال یہ ہے کہ قید کی سزا حتی المقدور عادی مجرموں پر محدود کی جاوے اور شرفا سے جو لوگ جیل سے ناواقف ہیں اُن کو قلیل جرائم کے لئے قید کرنا خلاف مصلحت ہے۔ تاکہ سزائے قید کا رعب قائم رہے۔ قلیل میعادوں کی قید نے مجرموں کے لئے اچھی نہیں سمجھی جاتی ہے۔ اور حضور لفٹنٹ فرماتے ہیں کہ فوجداری مقدمات میں جہاں تک ہو سکے فیصلہ جلدی کرنا چاہئے۔ ان میں حوالات دینا قابل اعتراض ہو اور جس خیال سے یہ رائے ظاہر کی گئی ہے وہ حضور ممدوح کے تجربہ کے لحاظ سے قابل غور ہے۔ رپورٹ ہذا میں بھی آنریری مجسٹریان کی خدمات کی تعریف کی گئی ہے اور جہاں چیف کورٹ اُن کی خدمات کا شکریہ فرماتے ہیں۔ خاص قدردانی کے متعلق دو صاحبان کا حوالہ دیا گیا۔ یعنے نواب بہرام خاں سی۔ آئی۔ ای اور سردار جیون سنگھ رئیس امرت سر ان کے علاوہ صاحبان ذیل کی خدمات کا بھی نہایت خوشی سے اعتراف کیا گیا ہے جو حوصلہ افزائی کے قابل ہیں یعنے فیروزپور کے لالہ پھول چند۔ لائل پور کے خاں صاحب سید مہدی شاہ امرتسر کے سردار رور سنگھ اور نیز سیالکوٹ و مظفر گڑھ کے آنریری مجسٹریان انہوں نے معقول تعداد مقدمات فیصل کر کے نمایاں خدمتگذاری کا ثبوت دیا ہے۔ چونکہ یہ خدمات بلا معاوضہ تنخواہ وغیرہ کے ہیں۔ اس لئے خاص قدردانی کے قابل ہیں۔ ایک زمانہ تھا جبکہ آنریری مجسٹریان کی خدمت کا قہقہہ اڑایا جاتا تھا اور اناڑی یا اندھیری مجسٹریٹ پکارے جاتے تھے لیکن اب اس قسم کی پھبتیاں انصاف کے خلاف سمجھی جاتی ہیں۔ اور ایسی ہی آنریری سول ججاں کی خدمت بھی قابل قدر تسلیم کی جاتی ہے اور چاہا جاتا ہے کہ ان کی تعداد بڑھائی جائے اور اس اصول کی توسیع کی جاوے۔

اخبار عام

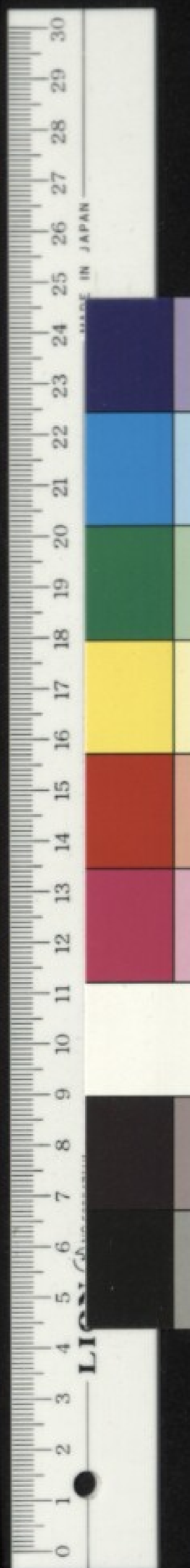
عقلمند فیصلہ

راویان حکایات یوں بیان کرتے ہیں کہ قدیم زمانہ میں کوئی بڑا عاقل بادشاہ تھا اور اس بادشاہ کو باغ میوہ دار کا بڑا شوق تھا۔ اس نے ایک نہایت عمدہ باغ لگوایا۔ اور عمدہ عمدہ میوہ کے درخت اس باغ میں تھے۔ چند عرصہ تک مالی وغیرہ نے ان میوہ دار درختوں کی نگرانی کی اور بادشاہ اُن کی خدمت اور جانفشانی سے بہت خوش تھا جب یہ درخت میووں سے لدے تب بادشاہ نے اُن درختوں کی نگرانی دو اور شخصوں کو سونپی۔ اُن میں سے ایک اندھا اور دوسرا لنگڑا۔ تاکہ اندھا پھلوں کو نہ دیکھ سکے۔ مگر جو لنگڑا تھا اُس کی بینائی درست تھی۔ پھلوں کی رنگت اور خوبی وغیرہ اندھے کو بتا بتا کر اسبات پر آمادہ کیا کہ میرے پاس لاتیں نہیں اور تیرے پاس لاتیں ہیں۔ میرے پاس آنکھیں ہیں اور تیرے پاس آنکھیں نہیں۔ سو تو مجھے اپنے کاندھے پر چڑھا لے اور میں تیری ہدایت درختوں کی طرف کرونگا۔ اور یوں آسانی ہم دونوں میوے کھائیں گے۔ اندھا راضی ہوا لنگڑے کو اپنے کاندھے پر بٹھا لیا اور لنگڑے نے بآسانی پھل توڑے۔ جن کو دونوں نے آپس میں بانٹ کر خوب کھائے اور روز روز کھا کر خوب موٹے ہوئے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ نے باغ کے میووں کی نسبت دریافت کیا اور خود دیکھنے کو آیا تو ہر درخت میں پھل کم پایا۔ وجہ دریافت کی تو ہر دونوں نے اپنے بچاؤ میں بڑی چالاکی ظاہر کی اندھے نے کہا حضور جہاں پناہ میں تو اندھا ہوں۔ پھلوں کو دیکھ ہی نہیں سکتا تو توڑتا کیونکر؟ لنگڑے نے جواب دیا غریب پرور بادشاہ سلامت میں لاچار لنگڑا ہوں میں درخت تک جا ہی نہیں سکتا تو میں توڑ کیونکر سکتا ہوں؟ بادشاہ چونکہ عاقل اور دانا تھا۔ اُن کی چالاکیوں سے آگاہ تھا۔ فوراً لنگڑے کو اندھے پر سوار کر دونوں کو پھانسی لگایا اور سزا دی۔

رفیق نسواں

لالچ سے نقصان ہوتا ہے

ذکر ہے کہ ایک سوداگر واسطے خرید و فروخت کسی شہر میں گیا۔ اور وہاں جہاز سے اترتے وقت اُس کے روپیوں کی تھیلی گم ہو گئی۔ اس نے فوراً اطلاع کوتوال کو کر شہر میں منادی کروائی کہ اگر کوئی گم شدہ تھیلی کو پاوے





اور میرے پاس لادے تو نصف مال اُس تھیلی کے پانے والے کو میں دونگا۔ ایک ملاح جس نے وہ تھیلی پائی تھی کوتوال کے پاس گیا اور سرگذشت اُس تھیلی کے پانے کی بیان کی اور بولا کہ میں یہ تھیلی اُس مالک کے وعدے کئے ہوئے شرط پر حوالہ کرونگا۔ مالک تھیلی کو پتہ لگ گیا کہ میری تھیلی مع روپیوں کے ایک ملاح کے پاس ہے۔ تنگ دلی سے ارادہ کیا کہ کوئی ایسی صورت نکلے کہ وہ تھیلی بغیر کچھ دیئے ہوئے واپس ملجاوے۔ پس اُس نے ملاح کو کہا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ انعام پاؤں تو اُس قیمتی زمرد کو بھی جو اس تھیلی کے اندر تھا روپیوں کے ساتھ واپس دو ملاح نے سنکر سوداگر کو کہا کہ میں نے اِس تھیلی میں سوائے اس نقدی کے جو اس وقت تک موجود ہے اور کچھ نہ پایا اور میں بغیر انعام لئے واپس نہ دونگا۔ سوداگر نے مجسٹریٹ سے فریاد کی جس نے ملاح کو بلا کر کے دریافت کیا اور کہا کہ تم کو تھیلی واپس دینے میں کیوں انکار ہے۔ ملاح نے جواب دیا کہ صاحب اس سوداگر نے اقرار کیا تھا کہ نصف نقد اس تھیلی کے پانے والے کو دونگا سو وہ اب اس حیلہ سے کہ تھیلی میں ایک قیمتی زمرد تھا وعدہ انعام دینے سے انکار کرتا ہے اور میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اس تھیلی میں جو میں نے پائی ہے۔ سوائے نقدی کے جو اس میں ہے اور کوئی دوسری شئے نہ پائی۔ تب جج نے سوداگر سے کہا کہ تم اپنے اُس زمرد کا بیان کرو کہ وہ کیسا اور کتنا بڑا تھا اور کیونکر تمہارے قبضہ میں آیا ان سوالوں کا جواب جو اُس سوداگر نے ایک نہ ڈھب طور پر دیا کہ منصف کو اُس پر شک ہوا اور اُس کی بے ایمانی کا ثبوت ہوا۔ چنانچہ اُس نے یوں فیصلہ کر دیا کہ اے سوداگر یہ تھیلی تمہاری نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ تمہاری تھیلی میں دو سو روپیہ اور ایک زمرد تھا اور اس تھیلی میں جو اس ملاح نے پائی صرف دو سو روپیہ ہی ہیں۔ پس تم اپنی گمشدہ تھیلی کے لئے پھر منادی کراؤ اور ملاح کو حکم دیا کہ اس تھیلی کو چالیس دن تک اپنے پاس رکھو اور نقدی کو ہاتھ نہ لگاؤ۔ اگر اس میعاد کے اندر کوئی اُس کا دعویدار نہیں ہوتا تو تم اُس تھیلی کی نقدی کو اپنے استعمال میں لا سکتے ہو۔ اب میاں سوداگر پچھتاتے ہوئے اپنے گھر کو لوٹے اور دل ہی دل میں پچھتاتے تھے کہ ہائے میں نے جھوٹ بولکر اناہ دو سو روپیہ گنوا دیا۔ لالچ میں اکثر بھول ہو ہی جاتی ہے اکثر دھوکھا بھی ہوتا ہے۔ (ر۔ د)

موت سے خوف

انسان کی زندگی کے دن کوتاہ ہیں۔ اگر تاہ واناائی ہو تو۔ جس ہیں اگرچہ یہ صاف ظاہر ہے کہ زندگی کوتاہ ہے۔ تس پر بھی آرزو زیست ہی کی رکھتا ہے۔ ذیل کا یہ ایک قصہ ایک ضعیف اور کنگال شخص کا جس کو اتنی تنگ حالی میں بھی جینے کی آرزو تھی ایک ضعیف اور نہایت ہی کمزور آدمی جو کسی محنت کرنے کے لائق نہ تھا معاش کی تلاش میں باہر نکلا اور ایک جنگل کی طرف باہر نکل گیا۔ اور وہاں سے چند لکڑیاں چنیں کہ اُن کو بیچ کر روٹی کا گزارہ کرے۔ اُن لکڑیوں کا چھوٹا سا گٹھہ باندھ کر کاندھے پر رکھا اور بازار کی طرف چلا مگر وہ ناتا تھا اور عمر بھی بڑی تھی کہ دونوں کی وجہ سے نہ تو چند لکڑیوں کا بوجھ اُٹھا سکتا تھا اور نہ اس بوجھ کو لیکر چل سکتا تھا۔ آزردہ ہو کر بیٹھ گیا اور یوں بیٹھے ہوئے بھوک کی شدت سے زندگی سے عاجز آیا۔ اور یوں کہنے لگا کہ اے موت آ اور مجھ کو اس ہمیشہ کے عذاب سے رہا کر موت یہ سنتے ہی فوراً آحاضر ہوئی اور پوچھنے لگی کہ اے پیر مرد تم کیا چاہتے ہو۔ یہ لاچار ضعیف جو بالکل بے خبر تھا کہ موت اس قدر قریب تھی موت کی ہیبتناک شکل دیکھتے ہی اُس کے ہوش اُڑ گئے اور کانپتے ہوئے جواب دیا کہ اتفاق سے میرا گٹھہ گر پڑا اور میں بوجہ خود کمزور ہو جانے کے اُس کو اُٹھا نہ سکتا تھا۔ اس لئے میں نے آپ کی مدد کیواسطے درخواست کی۔ اور فی الحال میں یہی چاہتا ہوں اور اُمید رکھتا ہوں کہ آپ ناراض نہ ہونگے اور مجکو میری گستاخی کے لئے معاف فرمائینگے کہ میں نے ایسی بے باکی سے آپ کو مدد کے لئے طلب کیا اور پھر یوں کہہ کے ارادہ کیا کہ چاہے جو ہو پھر کبھی ایسی نادانی نہ کرونگا اور پھر اپنی موت منہہ سے کبھی نہ مانگونگا۔ جلدباز کے لئے غم ہمیشہ موجود ہے۔ (ر۔ د)

ایک عجیب شادی

نیویارک سے ایک دلچسپ شادی کی خبر آئی ہے۔ آسٹریا کی ایک خوبصورت استری اشتہار دیا کہ وہ ایسے شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے جو بعد رسوم شادی فوراً اُسے چھوڑ دیوے ایسے شوہر کو ۵۰۰ روپئے دیئے جاوینگے۔ چنانچہ اس اشتہار پر ہم غریب امریکہ نواسیوں نے درخواستیں دیں۔ اور آخر استری مذکور نے ایک شخص مسمی ہاردے کو پسند کیا اقرار نامہ لکھا گیا بعد رسوم شادی دونوں میں سے کوئی کسی سے کچھ تعلق نہ رکھیگا۔ نہ ایک دوسرے سے کسی بات کا روادار ہوگا اور نہ کبھی ملاقات کریگا۔ مجسٹریٹ کے سامنے یہ اقرار نامہ لکھا گیا و دستخط کرائے گئے اس کے بعد شادی ہوئی اور دونوں خوشی سے ملکر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔ آریہ گزٹ

گورکھپور اور جوا

ایک دلچسپ خبر گورکھپور سے موصول ہوئی ہے اور یہ جوئے کے متعلق ہے اس سے پہلے گورکھپور میں جوا کھیلنے کی عام اجازت منظور ہو کر آتی تھی۔ اب کے خاص طور پر دو درخواستیں جوا کھیلنے کیلئے دی گئیں۔ ایک درخواست صاحب مجسٹریٹ ضلع ہذا کی خدمت میں یہ پہونچی کہ بازار صاحب گنج میں جوا کھیلنے کا ٹھیکہ دیا جاوے اور یہ ٹھیکہ میں پانصد روپیہ پر لونگا۔ لیکن مجسٹریٹ نے دونوں درخواستیں نامنظور کر دیں۔ اس پر سائلوں نے فوراً لکھنؤ کمشنر صاحب بہادر کی سیوا میں جوا کھیلنے کی درخواست دی فریق مخالف نے بذریعہ وکیل قانونی نقص پیش کئے کہ اجازت ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ اس کے بعد سائل نے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کی سیوا میں تار بھیجا کہ اگر اجازت ملگئی تو ہنگامہ ہوگا آخر جوا قطعی طور پر بند کیا گیا جوا کھیلنے کیلئے اس قدر جدوجہد کی یہ پہلی مثال ہے کہا جاتا ہے کہ اب کے دیوالی پر شراب کے ٹھیکہ دار گھاٹے میں رہے۔ کیونکہ جوئے کی اجازت نہ تھی دراصل گرمی

گلدستۂ اخبار

معزول سلطان عبدالحمید خان گردے کے درد میں مبتلا ہیں۔ سات ڈاکٹروں کی رائے سے دوا دیگئی۔ مگر کچھ آرام نہ ہوا۔

بمبئی میں ایک کروڑ پچھتر لاکھ کے سرمایہ سے برقی طاقت پیدا کرنے کی کمپنی قائم ہوئی ہے۔ شہر بمبئی سے تینتالیس میل کے فاصلہ پر بجلی کی قوت پیدا کرکے تاروں کے ذریعہ سے بمبئی لائی جاویگی۔ یہ کمپنی پارسیوں نے بنائی ہے۔ کہتے ہیں کہ اس میں بڑے نفع کی امید ہے۔

امیر صاحب کابل کے ملک میں اب بارود کے کئی کارخانے ہوگئے ہیں اسلئے امیر صاحب کا ارادہ ہے کہ لیسنس دینے کا طریقہ جاری کیا جاوے اور آتشبازی و بارود کے کارخانوں کے لئے قانون بنایا جاوے۔

آفریدی قوم ذوکا خیل فرقے نے امیر صاحب سے درخواست کی ہے کہ ہمارے ملک کو اپنے ملک میں شامل کرلیں اور ہمیں اپنی رعایا بنالیں۔ مگر امیر صاحب عہدنامہ کی پابندی کی وجہ سے اس درخواست کو منظور نہ کرینگے۔ کیونکہ یہ علاقہ گورنمنٹ انگریزی کا ہے

نیباج مارواڑ میں ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ یہاں کے رئیس کو ٹھاکر کہتے ہیں۔ اگست ۱۹۱۰ء کا واقعہ ہے کہ ٹھاکر صاحب کے گھرانے کی چھ عورتیں باغ کی سیر کو گئیں۔ اس باغ میں ایک بڑا بھاری تالاب ہے اُس کے کنارے پر چھوٹی سی کشتی پڑی تھی۔ ٹھکرانیوں نے اُسے دیکھکر ملاحوں سے کہا کہ ہمیں کشتی میں سوار کرکے تالاب کی سیر کراؤ ملاحوں نے کہا آج بڑے زور سے ہوا چل رہی ہے۔ اور یہ کشتی صرف چار آدمیوں کے بیٹھنے کی ہے۔ چھ کا بیٹھنا خطرے سے خالی نہیں۔ مگر ٹھکرانیوں نے کہا تم کشتی کو تالاب کے بیچ لے جاؤ۔ یہ کہکر چھیوں ٹھکرانیاں اُس کشتی میں بیٹھ گئیں۔ مگر چند گز کے فاصلہ پر ہوا کے تیز جھونکے سے اُس کا ایک رُخ پانی کی طرف جھک گیا اور دوسرے جھونکے سے کشتی پتے کی طرح سے اُلٹ گئی بیچاری سب ٹھکرانیاں تالاب میں ڈوب گئیں۔ دو ملاح تھے اُنھوں نے بچانے کی بہت کوشش کی مگر ایک ٹھکرانی بھی تالاب سے زندہ نہ نکل سکی اگلے روز بمشکل ٹھاکر صاحب نے اُن کی لاشیں نکلوائیں۔ یہ کیسا عبرت انگیز واقعہ ہے۔ کیا اس کو جہالت کا نتیجہ نہ سمجھنا چاہئے؟

برہما میں شادی کیلئے کوئی خاص رقم مقرر نہیں صرف اہل برادری کو جمع کرکے کھانا کھلا دینا یا پانی پلا دینا ہے۔ بس شادی ہوا اور اتنی ہی بات سے مرد عورت خاوند جورو بن جاتے ہیں +

لوکل

رائے بہادر پنڈت گروہاری لعل صاحب افسر مال گورداسپور سے لودیانہ تشریف لے آئے ہیں سنا ہے کہ پنڈت صاحب موصوف بڑے تجربہ کار۔ فاضل معاملہ فہم اور عادل حاکم ہیں۔ عرصہ چار سال تک جناب ریاست بہاولپور میں ایک عہدہ جلیلہ پر ممتاز رہ چکے ہیں۔

جناب مسٹر سی ہی گاربٹ صاحب بہادر بی۔ اے ایل ایل بی ڈپٹی کمشنر ضلع لودیانہ ۳ دسمبر کو لاہور تشریف لیجاتے ہیں اور اُنکی جگہ ملر صاحب بہادر ولایت سے تشریف لاتے ہیں۔

پنڈت ہرچند اس صاحب منصف و جج سمال کاز خفیفہ جو حال میں تبدیل ہوکر لودیانہ تشریف لائے ہیں بڑے تجربہ کار بردبار اور معاملہ فہم حاکم ہیں۔

جناب سردار گربخش سنگھ صاحب گورداسپور سے ایک ماہ کیلئے بندوبست ٹرننگ کے لئے لودیانہ تشریف لائے ہیں ایکماہ کے بعد غالباً ضلع فیروزپور میں لگائے جائینگے

سودیشی گرم کپڑا

کشمیری پٹی۔ رفل چارخانہ۔ سوکار۔ دھسہ۔ وغیرہ بدستور سابقہ ہماری معرفت منگوا سکتے ہیں۔ نمونہ جات درخواست پر مفت۔ نرخ پٹی فی تھان (جو ایک پورے سوٹ کے واسطے کافی ہے) مبلغ سات روپیہ سے بارہ روپیہ تک۔

نوٹ:۔ چونکہ تھان پٹی زمین اور رنگ میں ایک دوسرے سے نہیں ملتی اس واسطے نمونہ ارسال نہیں ہو سکتا۔

بھگوانس

عرق عشبہ مرکبؔ

مصفا خون۔ خارش۔ پھوڑے پھنسی اور تمام دیگر جلدی بیماریوں کے لئے اکسیر۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ۔ سندات درخواست پر مفت

دیگر ہر ایک چیز

تمام ضروریات زندگی میں جو کار آمد ہوتی ہیں اور کابل اور کشمیر کے خشک و تر میوہ جات و ادویات پنساری و مال سوداگری وغیرہ ہماری معرفت منگا سکتے ہیں۔

المشتہر

ہر بھگوان پنساری

"شہر راولپنڈی"



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی کلیسیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے اور نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب ″ ″ عا؎ آ؎
غیر ممالک سے ″ ″ ۵؎
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	ے
چوتھائی کالم	[illegible]	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	[illegible]
پورا کالم	عہ	[illegible]	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +
نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اسکے گھر میں ایسی ہی بیکار پڑ جاتی ہے۔ اور گھر والے بیچارے کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سوچ لو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی اپنے گھر میں ڈال رکھتے ہو یہ اعلیٰ عرق کافور تیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴ر) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵ر) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی اصل پتی کی سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر بین کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد۔ بدہضمی متلی اور اسہال کا کم ہونا سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +
قیمت فی شیشی ۸ر (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵ر (پانچ آنہ)
مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قایم شدہ ۱۸۶۳ء

پُرفضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں
شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ ر
اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ر یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +
کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گروتول کلرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ ۵ سے ما ہ عسہ کرو تول لعہ +
مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول
۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ ر
محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +
یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہیری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور انکے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +
جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پادری ای- ایم ویری صاحب ڈی ڈی- اڈیٹر و مہتمم نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا